استنجا اور وضو

کے

احکام و مسائل

صوفی احمد مسلم

ناشر

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر ۱۹۰۰۱

Scanned with OKEN Scanner

استنجا اور وضو

کے

احکام و مسائل

مرتب

صوفی احمد مسلم

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱ (کشمیر)

مفت برائے تقسیم

Scanned with OKEN Scanner

پیش لفظ

آج جب کہ اسلام کو ہر طرف سے خطرات نے آگھیرا ہے، مادیت ورأس مالیت کے یلغار نے روحِ اسلام کو مجروح کر دیا ہے۔ اس کے صاف و شفاف جسم کو داغ دار کر دیا ہے تو ضرورت ہے کہ اس کے زخمِ جگر کو دھویا جائے، اس کے پاک جسم سے بدنما دھبّوں کو چھڑایا جائے اور اس کی پاکیزہ تعلیمات کو عام کیا جائے۔

اسی مقصد کی تکمیل کے لئے مسلمانوں کا ایک باکردار ادارہ "سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ" جموں وکشمیر نے اصلاح عمل و عقیدہ، فکر اسلامی کی تطہیر اور ایک صالح معاشرہ کی تشکیل کے لئے حتی المقدور جد و جہد کر رہا ہے۔ کئی اہم دینی کتابوں کو چھاپ کر ہزاروں کی تعداد میں مفت تقسیم کرتا ہے جس کے مطالعہ سے بیشمار لوگوں کو صحیح دین کی سمجھ مل رہی ہے۔

یہ خیراتی ادارہ ہر طرح سے مسلمانوں کی خدمت کرتے رہنا فرض سمجھتا ہے۔ عام مسلمان بھائیوں سے اپیل ہے کہ وہ اس کام میں شریک ہو کر فلاحِ دارین حاصل کریں۔

چیرمین
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ، جموں وکشمیر
بربرشاہ، سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

Scanned with OKEN Scanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ ومن اتبع ھداہ ـــــــــــ

استنجا اور وضو کے احکام و مسائل پر مشتمل یہ مختصر سا رسالہ عامۃ المسلمین کے افادہ و استفادہ کی غرض سے شایع کیا جا رہا ہے۔ یہ بات بارہا محسوس کی گئی ہے کہ کئی لوگ دین کے بڑے بڑے مسایل سے واقف تو ہوا کرتے ہیں مگر بول و براز اور وضو کے بارے میں بے خبر اور ناواقف۔ مگر کچھ ایسے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں جو مسایل سے واقف تو ہیں لیکن لاپروائی کہیئے یا لاابالی ان شرعی مسایل کو کسی خاص اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ پھر ایک اور طبقہ ہمارے "روشن خیال" آزاد منش نوجوانوں کا بھی ہے جو مولویوں کو کنویں کے مینڈک اور محدود فکر و نظر کا حامل قرار دے کر طعن و تشنیع کا ہدف بنا لیتے ہیں۔ اپنی بالغ نظری اور جہاں بینی کے ادعا میں مولویوں کے بارے میں اپنے ریمارکس (REMARKS) ان الفاظ میں پاس کرتے ہیں:۔

"بس ٹٹی اور پاجامہ اونچا کرنے کے سوا ان بے چاروں کے پاس اور ہے ہی کیا آئے دن اسلام اور مسلمانوں کے سامنے بڑے بڑے بین الاقوامی مسئلے ہیں۔ لوگ چاند اور مریخ کو پامال کر رہے ہیں اور یہ نالایق وہی لکیر کے فقیر۔ بول و براز کے مسئلے لئے پھرتے رہتے ہیں"۔

مسلمان یاد رکھیں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم مرشد کامل ہیں۔ وہ ایک مکمل و مدلل ضابطہ حیات لے کر دنیا والوں کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔ جب تک ان کے تمام چھوٹے بڑے احکام و ہدایات پر زندگی کے ہر شعبہ میں عمل پیرا نہ ہو جائے کسی کا دین مکمل نہیں۔ کسی کا ایمان کامل نہیں۔

عقائد۔ عبادات۔ اخلاق۔ معاشیات۔ سیاسیات۔ معاملات ہر بات میں مسلمان کے لئے اسوۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واجب الاتباع ہے۔ بول و براز اور وضو کے مسایل و احکام قرآن مجید میں مجملاً و اشارۃً اور احادیث نبوی میں تفصیلاً مذکور ہیں۔ جن کو آپ آیندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

نماز کے مختلف رسالوں اور کتابوں میں اگرچہ یہ مسائل آپ کی نظروں سے گذرے ہوں گے لیکن مستقل طور ان ہی دو ابواب پر مشتمل کوئی رسالہ (غالباً) اب تک ترتیب نہیں دیا گیا ہے۔ نیز اس مجموعہ میں کوشش یہ کی گئی ہے کہ حوالہ بھی درج ہو۔ بخاری مسلم۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ بلوغ المرام۔ نیل الاوطار۔ مشکوٰۃ۔ اور دوسری چھوٹی بڑی نماز کی کتابیں اس رسالہ کے ماخذ ہیں۔

اس کتابچہ کو فوری طور ترتیب دینے کے محرک سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر کے محبی خواجہ محمد صدیق کرنائی ہوئے۔ صدر جمعیۃ خواجہ عبدالغنی ڈار صاحب نے اس کی تائید کی۔

اپنے رفیق محترم برادر مکرم مولانا عبدالرشید طاہری کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے مسودہ کو مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا فرمائی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتابچہ کو مسلمانوں کے حق میں نافع بنا دے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ ہماری اس سعی کو مشکور بنائیے اور ہم سب کو خدمت دین متین کی توفیق عطا کرے۔ آمین!

ایک توضیح:۔ استنجا اور وضو دو الگ چیزیں ہیں:۔ (الف) بول و براز کی جگہوں کو صاف پاک کرنا استنجا کہلاتا ہے اور ہاتھ دھونے سے لیکر پاؤں دھونے تک اعضا کو دھولینا وضو کہلاتا ہے۔ (ب) صرف پیشاب کرنے کی صورت میں پاخانہ کی جگہ دھونے کی ضرورت نہیں نہ ریح نکلنے سے پاخانہ کی جگہ دھونے کی ضرورت ہے۔

خاکسار جمعیت وجماعت صوفی احمد مسلم

تحریر ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ۔ ۱۵ مئی ۱۹۸۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکی

قرآن حکیم میں حضرت حق جلّ شانہ، پاکی کرنے والے بندوں کے متعلق فرماتا ہے
اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ پ۲ آیت ۲۲۲)
یقیناً اللہ تعالیٰ توبہ کرنیوالوں اور پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتا ہے

سورہ توبہ کی آیت ۱۰۸ میں ارشاد ہوتا ہے۔
فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔
سید المطہرین۔ اطیب الطیبین حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ والہ وسلّم سے خطاب فرمایا جا رہا ہے۔

وَثِیَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ (المدثر)
اپنے کپڑوں کو پاک رکھئے اور ناپاکی کو چھوڑ دیجئے۔
حضرت مزکّی اعظم صلی اللہ علیہ وسلّم خود فرماتے ہیں۔
اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (نسائی، مسلم)
پاکیزگی آدھا ایمان ہے۔

ایک روایت میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیْفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ کَرِیْمٌ یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَفْنِیَتَکُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْیَهُوْدِ
یعنی اللہ تعالیٰ پاک و پاکیزہ ہے۔ پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ کریم ہے۔ کرم پسند کرتا ہے۔ سخی ہے۔ سخاوت کو پسند کرتا ہے۔ پس تم اپنے

گھروں کے صحنوں کو صاف ستھرا رکھو اور یہود سے مشابہت نہ کرو (ترمذی)

الغرض قرآن مجید اور احادیث نبوی میں جا بجا مختلف پیرایوں میں نظافت ونفاست و پاکیزگی اختیار کرنے کی تلقین وترغیب موجود ہے۔ اس لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر لازم ہے کہ وہ اپنے بدن اور اپنے کپڑوں کو ہر قسم کی ناپاکی۔ گندگی اور نجاست سے پاک و صاف رکھے۔ بلکہ اللہ تعالے سے پاک و پاکیزہ رہنے کی توفیق طلب کیا کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے بعد کی دعاؤں میں یہ دُعا بھی منقول ہے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِی مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ۔ (ترمذی)

یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے۔

پانی

پانی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ پانی نہ ہو تو زندگی نہیں۔ پانی نہ ہو تو آباد دنیا آناً فاناً اجڑ کر رہ جائے گی۔ اسی سے ہر چیز کی زندگی اور حیات قائم ہے۔ خواہ بالواسطہ یا بلا واسطہ۔ خواہ حدوثاً خواہ بقاءً ـــ قرآن مجید اسی حقیقت کی ان الفاظ میں خبر دیتا ہے۔ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ کُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (سورہ انبیا) ہم نے ہر جاندار کو پانی سے پیدا کیا۔ پانی ہی ہے جو ایک انسان کو پاک وصاف رکھنے کی سب سے اہم چیز ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ (بلوغ المرام عن ابی سعید خدری رض)

پانی پاک کرنے والا ہے۔ اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ البتہ اگر نجاست پڑ جائے یا کسی اور چیز کے پانی میں مل جانے سے پانی کی بُو۔ اس کا مزہ اور اس

کا رنگ بدل جائے۔ (ابن ماجہ عن ابی امامۃ الباہلی رضہ)

یہی پانی ہے جو ہمارے بدن کو چھوٹی بڑی ناپاکیوں اور گندگی سے پاک وصاف کر دیتا ہے ——— استنجا ہو یا وضو یا غسل، زندگی میں ہی اس سے پاکی نہیں حاصل کی جاتی بلکہ جب آدمی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتی ہے تو قبر میں اتارنے سے پہلے میت کو نہلانا دھلانا واجب ہے تاکہ پاک وصاف ہو کر پاکیزہ فرشتوں کے ذریعہ ملک قدوس کے حوالہ کیا جائے۔

اللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِیْشَۃً نَقِیَّۃً وَّمِیْتَۃً سَوِیَّۃً وَّمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ۔

پیشاب پاخانہ کے مسائل و آداب

نبی اکرمؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام رہبر کامل ہیں۔ دنیاوی زندگی میں جن مسائل و معاملات سے انسان کو سابقہ پڑتا ہے۔ مہد سے لے کر لحد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں ہر چیز کی رہبری ملتی ہے ——— یہی حال آخرت کی زندگی سے متعلق بھی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سکھاتے نہ بتلاتے کہاں ہم جانتے کہ کیا ادب ہے کیا بے ادبی۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ مشرکوں میں سے کوئی مسلمانوں پر پھبتی اڑاتا کہ پاخانہ بیٹھنے کا طریقہ بھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتا ہے۔ ایک مسلمان نے کسی مشرک سے اس کے جواب میں کہا کہ یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں پاخانہ کے آداب سکھاتے ہیں۔ ہم کہاں جانتے تھے کہ پاخانہ میں جاتے اور نکلتے کے کیا آداب ہیں؟

آئیے اب پیشاب اور پاخانہ سے متعلق شرعی آداب و ہدایات ملاحظہ فرمائیے:

Scanned with OKEN Scanner

پہلا ادب پردہ اور حیاداری ہے۔

مسلمان مرد ہو یا مسلمان عورت۔ جب پیشاب کی ضرورت پڑ جائے تو پاخانہ (LATRINE) میسر نہ ہونے کی صورت میں ایسی جگہ تلاش کریں (۱) جہاں لوگوں کی نسبتاً کم آمدورفت ہو۔ مثلاً: شاہراہ عام کو چھوڑ کر کسی گلی کوچے میں چلے جائیں۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب تک ہمارے گھروں میں قضائے حاجت کا انتظام نہ تھا مسلمان عورتیں جنگلوں کی طرف نکل جاتی تھیں اور یہ بھی (بالعموم) رات کے اوقات میں (بخاری) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منقول ہے کہ جب بھی گھر سے باہر کہیں تشریف لے جایا کرتے۔ راستے میں قضائے حاجت کی ضرورت پڑتی تو اپنے ساتھیوں کی نظروں سے دور جا کر فراغت حاصل کرتے (مشکوۃ) اس طرح آج بھی آدمی کو گھر سے نکل کر اس قسم کی ضرورت کبھی نہ کبھی پیش آ ہی جاتی ہے تو چاہیئے کہ اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ملحوظ نظر رکھے اور حتی الامکان خلوت کی جگہ تلاش کرے۔

ہمارے کشمیری مسلمان بھائیوں میں یہ ایک بہت بری عادت ہے کہ راستے میں چلتے ہوئے پیشاب کی ضرورت جہاں محسوس ہوئی فوراً آس پاس اور دائیں بائیں دیکھے بغیر پیشاب کرنے لگتے ہیں جیسے کہ کتے اور چوپائے کا طریقہ ہے۔ کھڑا پیشاب کرنے والے ترقی پسند نئی تہذیب کے پروردہ جوانوں کی تو بات ہی نہیں گدھے اور ان میں کوئی فرق نہیں

ایک لطیفہ

یہاں پر ایک ترقی پسند باپ بیٹے کا لطیفہ یاد آگیا۔ ایک لڑکے کا باپ بڑا روشن خیال اور ترقی پسند تھا۔ نئی تہذیب پر ہزار جان نثار۔ اس لئے پیشاب ہمیشہ کھڑے کھڑے کیا کرتا تھا۔ اپنے بیٹے کو ہر وقت سمجھاتا تھا کہ بیٹے زمانہ ترقی کا ہے نئی روشنی کا ہے۔ زندہ رہنے اور ترقی کی منزلیں طے کرنے کے لئے جدید تہذیب کا ساتھ دئے بغیر چارہ نہیں۔ اس ترقی پسند کے گھر میں ایک اونچا لمبا بانس کھڑا تھا ایک بار ایسا ہوا کہ لڑکا اس بانس پر چڑھا اور پیشاب بہانے لگا۔ باپ اچانک

کمرے سے نکل آیا تو اپنے نورِ چشم کو بالنس کے اوپر سے پیشاب گراتے ہوئے دیکھا تعجّب سے بولا۔ ارے بے وقوف یہ کیا پاگل پن ہے۔ نورِ نظر نے فوراً جواب دیا۔ ابّا جان۔ آپ نے "ترقی" کی ایک منزل طے کی اور کھڑے پیشاب کرنے لگے تو میں نے آپ کی نصیحت و وصیت کے مطابق 'ترقی' کی طرف ایک قدم اور بڑھایا۔ اس میں تعجّب کی کیا بات!

اسمیں کوئی شک نہیں کہ کھڑے پیشاب کرنا عند العذر جائز ہے۔ (بخاری مسلم)

لیکن اولیٰ اور بہتر یہی ہے کہ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا جائے کھڑا ہو کر پیشاب کرنے میں بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس میں بے حیائی اور بے ادبی کے زیادہ امکانات ہیں۔ بہ نسبت نیچے بیٹھنے کے ______ ہاں لوگوں کا عبور و مرور کم ہو۔ چھینٹ اڑنے کا خوف نہ ہو کھڑے ہو کر پیشاب کر لینا جائز ہے۔ (بخاری مسلم)

بہر حال ہم اپنے کشمیری مسلمان بھائیوں کو خاص طور پر یہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ قضائے حاجت کے بارے میں ہر قسم کی بے احتیاطی سے پرہیز کیا کریں پیشاب کے لئے نرم زمین تلاش کریں۔ پھر یہ دیکھ لیں کہ اس جگہ اگر مکان ہے تو مکان کا دروازہ یا کھڑکی آپ کے سامنے تو نہیں۔ کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ مکان کے دروازے سے کوئی باہر آجائے یا کھڑکی سے کسی کی نظر آپ پر پڑے۔ کسی کی دکان کے سامنے بھی مت بیٹھیں۔ اگرچہ دکان دار دکان پر موجود نہ ہو۔ علیٰ ہذا مسجد کے سامنے بیٹھنے سے بھی کلیتہً پرہیز کرنا چاہیئے۔ مسجد شعائر اللہ میں سے ہے جس کا احترام ہر مسلمان پر واجب ہے۔ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے بیٹھنا بھی ممنوع ہے۔ ہاں بشرطِ مجبوری کسی چیز کی آڑ میں جائز ہے۔ (بخاری مسلم) قبلہ مکرّم شعائر اللہ میں سے ہے۔ اس کی تعظیم و تکریم ہر مسلمان مرد اور عورت پر واجب ہے۔ بلکہ قبلہ کی طرف تھوکنا بھی نہیں چاہیئے۔ نہ قبلہ کی طرف پاؤں پھیلا کر لیٹ جانا چاہیئے الّا یہ کہ کوئی مجبوری پیش ہو۔ اسی طرح کسی کھلے میدان اور صحرا میں قضائے حاجت کی ضرورت پڑے۔ کسی پتھر یا درخت کی آڑ لینی چاہیئے۔ دو مرد یا دو عورتیں ایک ہی جگہ ستر کھول کر پیشاب یا پاخانہ کے لئے ہرگز نہ بیٹھیں۔ نہ کوئی

Scanned with OKEN Scanner

کسی کے ستر کی طرف دیکھے نہ باہم باتیں کریں۔ ایسا کرنا غضب خداوندی کا موجب ہے (مشکوٰۃ) رفع حاجت کے لئے جب تک زمین کے قریب نہ ہو جائیے۔ کپڑا نہیں اٹھا لینا چاہیئے۔ یہی رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تھا (ترمذی ابوداؤد) لوگوں میں یہ بھی ایک قبیح عادت ہے کہ کھڑے کھڑے پاجامہ یا تہبند نیچے ڈال دیتے ہیں۔ اس طرح ستر کی جگہیں کھل جاتی ہیں۔ یہ طریقہ حیاداری کے خلاف ہے۔ کیا کوئی اچھی بات ہے کہ کسی کی ستر کی جگہ پر اس کی نگاہ پڑ جائے۔ ——— یا کوئی آدمی موجود بھی نہ ہو جب بھی زمین کے قریب ہو کر حسبِ ضرورت کپڑا اوپر اٹھا لینا چاہیئے۔ رفع حاجت سے پہلے ہر اس چیز کو نکال دینا چاہیئے۔ جو حرمت والی ہو۔ مثلاً انگوٹھی جس میں اللہ کا نام کندہ ہو۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتری مبارک کو جس پر محمّد رسول اللہ کندہ تھا۔ پاخانہ میں جانے سے پہلے اُتار دیتے تھے (ابوداؤد۔ ترمذی مشکوٰۃ) کسی کاغذ پر یا ڈائری یا نوٹ بک پر قرآنی آیت یا حدیث مبارک وغیرہ لکھی ہوئی ہو۔ قضائے حاجت کے وقت ہرگز ساتھ نہ رکھنی چاہیئے۔ ———

پیشاب پاخانہ پھرتے وقت بلا کسی خاص ضرورت کے شرم گاہ کی طرف نہ دیکھنا چاہیئے۔ اکثر لوگوں میں یہ ایک بہت بُری عادت ہے کہ جب تک فارغ ہو جاتے ہیں۔ شرم گاہ کو دیکھتے رہتے ہیں۔ نہ استنجا کے موقع پر ایسا کرنا چاہیئے۔ نہ غسل کے وقت۔ اسلام شرم وحیا کا دین ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ (مشکوٰۃ) حیا ایمان کی شاخوں میں ایک شاخ ہے۔ شرم وحیا اور پردہ داری کا ایسا پاکیزہ دین کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قربت کے وقت تک بھی میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ کو دیکھا ہے اور نہ انہوں نے میری ستر کو کبھی دیکھا ہے۔ اللہ اکبر یہ وہ وقت ہے جب میاں بیوی ایک دوسرے کے سب سے زیادہ قریب ہو جاتے ہیں اور جنسی خواہش کا جوش و جذبہ انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ ———

Scanned with OKEN Scanner

پاخانہ میں داخل ہونے کی دُعا :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پاخانہ میں داخل ہوتے (یعنی ارادہ کرتے داخل ہونے کا) تو یہ دعا پڑھتے
اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (متفق علیہ عن انس)
یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ذریعہ ناپاک جنوں اور جنیوں سے کیوں کہ شیاطین وجن پاخانوں میں موجود رہتے ہیں اور انسان کو ایذا پہنچاتے ہیں۔ اور پاخانہ سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِی (ابن ماجہ) سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے مجھ سے ایذا دور کی اور صحت عنایت فرمائی۔ پاخانہ میں داخل ہوتے کے وقت بِسْمِ اللّٰہ کہنا بھی آیا ہے اور نکلتے وقت غُفْرَانَکَ یعنی خداوندا میں تجھ سے پردہ پوشی چاہتا ہوں کی دعا بھی آئی ہے (ترمذی، ابن ماجہ۔ دارمی) پاخانہ میں داخل ہوتے کے وقت پہلے بایاں پاؤں داخل کریں پھر دایاں اور نکلتے وقت پہلے دایاں نکالیں پھر بایاں

استنجا کے لئے طاق ڈھیلے :

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ منع کیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ کہ منہ کریں ہم پاخانہ کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ کی طرف اور یہ کہ استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کریں کم تین پتھروں سے اور یہ کہ استنجا کریں ہم نجاست سے (خواہ آدمی کی ہو یا کسی چوپائے یا جانور کی) یا ہڈی سے (مسلم) اس حدیث میں قبلہ کی طرف منہ کرکے قضائے حاجت سے منع کیا گیا ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا۔ دوسری بات دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا ممنوع قرار دیا گیا اور تیسری بات یہ بتائی گئی کہ کم سے کم استنجا کے لئے تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہیں (پتھر کے ہوں یا مٹی کے) اگر تین سے زیادہ کی ضرورت ہو تو جائز ہے لیکن عدد میں طاق ہی رکھ لیں۔ مثلاً پانچ یا سات، ایک روایت میں ہڈی کے علاوہ لید یعنی خشک گوبر سے استنجا کو منع فرمایا۔ اس روایت میں یہ

Scanned with OKEN Scanner

بھی آیا کہ فانہا زاد اخوانکم من الجن ۔ یعنی یہ ہڈی توشہ ہے تمہارے جن بھائیوں کی (ترمذی) ایک اور روایت ہیں کوئلہ کے استعمال سے بھی منع فرمایا ہے (نیل الاوطار) ڈھیلے میسر نہ ہوں تو پانی سے استنجا کریں۔ یہ بھی کافی ہے۔ ہاں اگر دونوں چیزیں میسر ہوں تو پہلے ڈھیلے استعمال کریں اور پھر پانی بھی تو یہ اولیٰ ہے۔ اور پاکیزگی و طہارت کے لحاظ سے زیادہ انسب و اعلیٰ تر بائیں ہاتھ کو نجاست لگ جائے تو مٹی سے مل کر دھونا سنت ہے۔ ڈاکٹروں اور اطباء کی تحقیق ہے کہ مٹی کے ملنے سے نجاست سے لگے ہوئے جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مٹی میسر نہ ہو تو صابن اس کا بدل ہو سکتی ہے۔ سراقہ بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو یہ سکھلایا کہ ہم جائے ضروری میں بائیں پاؤں پر بیٹھیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں (بلوغ المرام) یعنی بائیں پاؤں پر تھوڑا سا زیادہ بوجھ ڈالیں۔ حکمت اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ چونکہ معدہ بائیں جانب کو ہوتا ہے اور اخراج فضلہ کے لئے بائیں پاؤں پر بیٹھنے سے سہولت ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے قطروں سے بچنے کی تاکید:

احادیث میں پیشاب کے قطروں یا چھینٹوں سے بچنے کی بہت تاکید آئی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں سے گذرے تو فرمایا ان دو قبر والوں کو عذاب دیا جاتا ہے اور عذاب بھی کسی بڑی بات کے لئے نہیں دیا جاتا بلکہ ان میں کا ایک پیشاب کے چھینٹوں سے احتیاط نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خور تھا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور کی تر شاخ لے کر بیچ میں سے چیر ڈالی اور دونوں قبروں پر ایک ایک ٹہنی کو گاڑ دیا۔ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ نے یہ کیوں کیا؟ (یعنی اس میں کیا حکمت ہے) فرمایا۔ یخفف عنہما ما لم ییبسا (متفق علیہ)

شاید کہ ان پر تخفیف (کمی) عذاب ہو جب تک کہ یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہو جائیں۔

Scanned with OKEN Scanner

ایک روایت میں لا یستبرئ من البول کا لفظ آیا ہے۔ پوری طرح پاکی نہیں حاصل کرتا تھا پیشاب سے اور ایک روایت میں لا یستنتر آیا ہے۔ دو تینوں کے درمیان نون ہے۔ لا یستنتر بمعنی جھاڑنے اور کھینچنے ستر کے تاکہ پیشاب کا قطرہ اندر رہ گیا ہو نکل جاوے (مشکوٰۃ) غرض روایات کے ہر لفظ کا منشا یہی ہے کہ پیشاب کی آلودگی سے اپنے بدن اور اپنے کپڑوں کو پاک و صاف رکھے۔ کیونکہ اگر بدن یا کپڑے پیشاب سے ملوث ہوں تو بھی نماز کہاں جائز ہوگی ——

پیشاب کی جگہ خشک کرنے کے سلسلے میں یہ بھی آیا ہے کہ اگر ڈھیلا میسر نہ ہو۔ تو زمین یا دیوار کے ساتھ ذکر کو خشک کیا جائے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او حجر و لم یمسہ ماء کہ جب آپ پیشاب کرتے تو اپنے ستر کو دیوار یا پتھر پر پھیرتے تھے اور نہ لیتے پانی (مصنف ابن ابی شیبہ بحوالہ مشکوٰۃ)

جن جگہوں پر پیشاب کرنا ممنوع ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن جگہوں پر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ ہیں:

راہ عام[۱]۔ پانی کے گھاٹ[۲]۔ سایہ[۳] میں جہاں لوگ آرام کرتے ہیں۔ خواہ درخت سے سایہ لینے کی جگہ ہو یا کسی اور چیز سے —— حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تینوں جگہوں کو پیشاب یا پاخانہ کے لئے استعمال کرنے سے بچو کیوں کہ یہ سبب لعنت بن جائیں گے۔ یعنی لوگ اس شخص پر لعنت کریں گے جو ان مواقع کو بول و براز کے لئے استعمال کرے گا (ابو داؤد ابن ماجہ) جانوروں کے بل اور سوراخوں میں پیشاب کرنا منع ہے (ابو داؤد نسائی) اس میں محدثین نے کئی وجوہ بیان کی ہیں۔ مثلاً۔ یہ کہ کسی بل میں کوئی کمزور ضعیف جانور ہو تو اس کو ایذا پہنچے گی یا سانپ بچھو نکل آئے اور ڈنک مارے۔ بعضوں نے کہا کہ وہاں جنات رہتے ہوں تو ان کو جب ایذا پہنچے گی تو وہ بھی پیشاب کرنے والے کو ایذا پہنچائیں گے۔

Scanned with OKEN Scanner

صاحب مظاہر حق نے لکھا ہے کہ سعد بن عبادہ خزرجی رضی عنہ صحابی نے زمین حوران کے ایک سوراخ میں پیشاب کیا تھا تو ان کو جنوں نے مار ڈالا۔ اور جن یہ شعر پڑھتے تھے ؎

نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ
ورمیناہ بسھمین فلم یخط فوادہ

یعنی ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ کو قتل کیا اور اس کو دو نیزوں سے چھید دیا ہے اور اس کے دل کو نہیں چھوڑا۔

غسل خانہ میں بھی پیشاب کرنا ممنوع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نہ کرے کوئی تم میں غسل خانہ میں پیشاب پھر اسی میں نہاوے یا وضو کرے اس لئے کہ ایسا کرنے سے اکثر وسواس پیدا ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ) مثلاً پیشاب کے قطرے اچٹ کر جسم کے ملوث ہو جانے سے وسواس پیدا ہو جائے۔ وغیرہ

شب میں پیشاب کے لئے چارپائی کے نیچے بول دانی (URINAL) کا رکھنا سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چارپائی کے نیچے ایک بڑا پیالہ رکھا کرتے تھے (ابوداؤد، نسائی) یہ حضرت رحمۃ للعالمین روحی فداہ کی کمال رحمت و شفقت ہے ورنہ ضعیفوں اور بوڑھوں کے لئے بڑی مشقت ہوتی۔ اگر پیشاب کے لئے باہر جانے کا حکم دیا جاتا۔ خصوصاً جاڑے اور سردی کے موسم میں ـــــ جس شخص کو قطرہ کے باقی رہنے کا وسواس رہتا ہو۔ باوجودیکہ اچھی طرح پاکی حاصل کر لی ہو اس کو چاہیئے کہ استنجا کے بعد اپنے ازار پر پانی چھڑک دے تاکہ بعد میں جب تری محسوس کرے تو یہی سمجھے کہ یہ پانی کی تری ہے نہ کہ پیشاب کی۔ حدیث میں آیا ہے۔

کان النبیؐ اذا توضأ نضح فرجہٗ (ابوداؤد۔ نسائی) یعنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو فرماتے تو اپنی شرمگاہ کو چھینٹا دیتے ـــــ

پیشاب کرتے وقت یا استنجا کرتے ہوئے سلام کا جواب دینا یا خود سلام کرنا منع ہے (ابوداؤد)

متفرق مسائل

(۱) آج کل گھروں میں غسل خانے (BATH ROOM) جدید طرز سے بنے ہوئے ہیں۔ جن میں ڈھیلے کا استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اگر ڈھیلا استعمال کیا جائے تو پیشاب پاخانہ کرنے کی جگہ (LATRINE) بند ہو جائے گی۔ اس لئے صرف پانی کا استعمال بھی کافی ہے۔ کسی وسوسہ کی ضرورت نہیں۔

(۲) جہاں ٹائلٹ پیپر (TOILET PAPER) دستیاب ہو۔ پیشاب کی جگہ خشک کرنے کے لئے پہلے اس کا استعمال کرنا اولیٰ ہے۔

(۳) پاخانہ قدیم طرز کا ہو یا جدید طرز کا اس میں ناک سنکنا اور تھوکنا تہذیب و شائستگی کے خلاف ہے۔

(۴) لوگوں میں یہ بھی ایک نہایت قبیح عادت ہے کہ پیشاب کی جگہ خشک کرنے کے لئے مٹی کا ڈھیلا لے کر پاجامہ کی ڈوری پکڑتے ہوئے اِدھر اُدھر پھرتے رہتے ہیں۔ یہ سراسر بے شرمی اور بے حیائی ہے۔ بے ادب اور بد تہذیب لوگوں کا یہ طریقہ دیکھ کر مہذب لوگوں کی گردن شرم کے مارے جھک جاتی ہے۔ ان بے شرم لوگوں کو اس بات کا بھی کچھ لحاظ نہیں رہتا کہ راستے میں کتنی ماں بہنیں اتنی دیر میں گذر جائیں گی برین عقل و دانش بباید گریست۔ اس عقل و فہم پر جس قدر ماتم کیا جائے کم ہے۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ لوگ ندی۔ تالوں اور دریاؤں پر بلا کسی آڑ کے استنجا کیا کرتے ہیں بلکہ کچھ لوگ الف ننگا ہو کر نہا بھی لیا کرتے ہیں۔ مسلمان غسل خانے میں بھی نہائے تو ستر بند (کچھا) پہن کر نہا لینا چاہیئے گو کہ اس کے بغیر بھی غسل خانہ میں جائز ہے لیکن اولیٰ یہی ہے کہ تہہ بند استعمال کرے۔

دوسرے ملکوں کے لوگ جب کشمیریوں کو پانی کے گھاٹوں پر عریاں ہو کر نہاتے دیکھتے ہیں یا استنجا کا ڈھیلا لے کر پھرتے دیکھتے ہیں تو وہ حیرت زدہ رہ جاتے ہیں اور

کشمیریوں کی بدتمیزی پر ہزار بار نفرت وحقارت کا اظہار ادا کرتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں :-

اذا لم تخش عاقبة اللیالی
ولم تستحی فافعل ما تشاء
فلا واللہ ما فی الدین خیر
ولا الدنیا اذا ذہب الحیاء

اے شخص جب تو عاقبت سے بے خوف ہو جائے اور تمہاری حیا جاتی رہے پس تو جو چاہے کر۔ مگر قسم اللہ کی۔ جب کسی کی حیا چلی جاتی ہے تو ایسا شخص دین و دنیا کی خیر و بھلائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ——— لہٰذا مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حیاء سوز حرکات سے ہر حال میں اجتناب و احتراز کا رویہ قائم رکھیں۔ اپنی رسوائی کے ساتھ دوسروں کو بھی رسوا نہ کریں۔ ان ارید الا الاصلاح

وضو کا بیان

ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو جاننا چاہیئے کہ نماز بغیر وضو کے ادا نہیں ہو سکتی ——— قرآن مجید میں وضو کے متعلق ارشاد باری ہے :-

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ۔ (المائدہ)

مسلمانو! جب نماز کے لئے آمادہ ہو تو اپنے منہ دھولو اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں پر مسح کرو اور پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔"

یہ چار چیزیں وضو میں فرض ہیں۔ یعنی منہ دھولینا۔ ہاتھ کہنی تک دھولینا

سر کا مسح کرنا اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھولینا ——— قرآنِ مجید میں وضو کے بارے میں اتنا ہی بیان ہے۔ اور وضو کے دیگر مسائل اور ترکیب و طریقہ کا مفصل بیان احادیث مبارکہ میں منقول ہے جس کا ذکر آگے آرہا ہے ———

وضو کے متعلق حضور صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ وضو آدھا ایمان ہے (مسلم عن ابی مالک الاشعری) ایک روایت میں ہے لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ جس نے وضو کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ نہ کہی اس کا وضو نہیں۔ وَلَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَہٗ اور اس کی نماز جائز نہیں جس کا وضو نہ ہو (مسند احمد)

ایک حدیث میں ہے مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ احادیث میں وضو کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔ وضو گناہوں کی بخشش کا موجب ہے۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بندہ مومن جب وضو کرتا ہے تو وضو کے ہر اعضا سے ان کے دھونے کے ساتھ ہی ان کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

(ملخص از حدیث عبداللہ بن صنابحی بروایت مالک و نسائی)

(ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز وضو کی برکت سے اعضاءِ وضو روشن اور نورانی ہوں گے (احمد) مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ الصَّلٰوۃُ ——— وَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّهُوْرُ (احمد مشکوٰۃ) یعنی جنّت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو۔ غرضیکہ نماز کے لئے پہلی شرط وضو ہے اور وضو کے معلّم خود آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

مسنون ترکیب وضو

وضو کرتے وقت پہلے دل میں نیّت کرنی چاہیئے کیوں کہ ہر عمل کا دار و مدار نیّت پر ہے۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، اس کے بعد مسواک سے وضو کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ گو کہ بغیر مسواک کے بھی وضو ہو سکتا ہے۔ لیکن مسواک والے وضو کی بڑی فضیلت ہے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو نماز

مسواک کر کے پڑھی جائے وہ بغیر مسواک والی نماز کے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے۔ نیز فرمایا اگر مشکل نہ جانتا۔ امت کے لئے تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم کرتا (بلوغ المرام)

نیز فرمایا السواک مطھرۃ للفم مرضات للرب (احمد۔ دارمی النسائی)

یعنی مسواک منہ کی پاکی بھی ہے اور رب کی رضامندی بھی۔ علماء نے کہا ہے کہ مسواک کی فضیلت میں چالیس حدیثیں آئی ہیں یہ مسواک وضو سے پہلے کرے یا کلی کے وقت دونوں چیزیں درست ہیں۔ بلکہ نماز کے وقت بھی مسواک کرے۔ یہ بھی احادیث سے مستفاد ہوتا ہے۔

منہ کی بدبو دور کرنے کے لئے مسواک لازمی:۔

فی زمانہ تمباکو نوشی اور سگریٹ نوشی عوام کی زندگی کا ایک لازمہ بن گئی ہے بڑے چھوٹے۔ بوڑھے۔ جوان۔ بچے بلکہ عورتیں بھی اس بری لت کا شکار ہیں جس میں مال وجان دونوں کا ضیاع ہے پیسہ بھی ضایع ہو جاتا ہے اور صحت بھی تباہ و برباد۔ نئی ڈاکٹری تحقیق کے مطابق کئی مزمن بیماریوں کے علاوہ تمباکو نوشی کینسر CANCER کا بھی سبب بن جاتی ہے اور تمباکو نوشی کرنے والے کی منہ سے ہر وقت بدبو آتی رہتی ہے چونکہ نماز تمام عبادات بدنی کی سرتاج ہے معراج المومنین ہے۔ اللہ کے دربار میں حاضری ہے۔ اس لئے پورے طہارت و پاکیزگی کے ساتھ حاضر ہونے کا حکم دیا گیا ہے تو ظاہر ہے کہ اگر وضو کے بعد بھی تمباکو یا سگریٹ کی بدبو سے منہ صاف پاک نہیں ہوا ایسی نماز کو قبولیت کا درجہ کہاں مل سکتا ہے۔ اسی بناء پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا پکا یا لہسن اور پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب کسی شخص سے لہسن کی بو دیکھی جاتی تو یوخذ بیدہ ویخرج الی البقیع ۔ اسے ہاتھ پکڑ کر بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ لہذا جو مسلمان تمباکو یا سگریٹ نوشی کرتے ہیں۔ انہیں چاہیئے کہ مسواک کو لازم پکڑیں تاکہ تمباکو کی بو زایل ہو جائے۔ بدبودار چیز سے نمازیوں کو بھی تکلیف

ہوتی ہے اور رحمت کے فرشتوں کو بھی ـــــــ جو کہ نمازوں میں مسلمانوں کے
ساتھ موجود رہتے ہیں۔ اللھم اجعل التوفیق رفیقنا دم اط المستقیم طریقنا
اسی طرح علماء نے قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت مسواک کو
مستحسن قرار دیا ہے کیونکہ یہ شہنشاہ کون و مکان کا کلام مقدس ہے۔ اس
کی تلاوت خواہ مصحف کو دیکھ کر ہو یا بن دیکھے زبانی۔ ہر حال میں طہارت
و پاکیزگی کا خیال رکھنا لازم ہے۔ لَا یَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَہَّرُوْنَ (القرآن)
اللہ رب العزت کا فرمان ہے کہ اس کتاب مکرم کو نہیں چھوتے مگر
پاکیزہ لوگ۔ بنا بریں نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعہ احادیث بھی بے حد
تعظیم و تکریم کے لائق ہے جس وقت کوئی مسلمان مقدس رسول صلی اللہ علیہ
وسلم کا مقدس کلام پڑھے۔ کتاب دیکھ کر یا کتاب کے بغیر۔ تو چاہیئے کہ اپنے
منہ سے ہر قسم کی بدبو دور کرے۔ قرآنِ مجید کی تلاوت کے وقت یا حدیث
مبارک کی قرأت و سماعت کے وقت اللہ اور اس کے رسول صلوات اللہ و
سلامہ علیہ کا ادب اور احترام بجا لائے۔ کسی عارف باللہ نے کیا خوب کہا ہے

از خدا خواہیم توفیق ادب ــ بے ادب محروم گشت از فضل رب

وضو کو بسم اللہ کے ساتھ اس طرح شروع کریں کہ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں
تک ۳ بار خوب دھولیں (بخاری۔ ابوداؤد) پھر تین چلوؤں سے تین بار کلی
کریں پھر سیدھے ہاتھ سے ۳ بار ناک میں پانی ڈالیں (ترمذی۔ بلوغ)
بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑیں اور اسی ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک کو صاف
کریں۔ منہ اور ناک میں پانی پہنچانے میں مبالغہ کریں۔ سوائے ایام روزہ کے
کہ اس میں پانی کے حلق میں جانے کا خدشہ ہے (بلوغ المرام) پھر ۳ بار منہ
دھوئیں اس طرح کہ ایک ہاتھ بھر پانی لے کر دوسرا ہاتھ ملا لیں اور دونوں
ہاتھوں سے ماتھے کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں
کی لوؤں تک دھوئیں کونوں کو اچھی طرح مل لیں۔ پھر ایک چلو پانی لے کر

Scanned with OKEN Scanner

ٹھوڑی کے نیچے چھڑکا دیں اور ڈاڑھی کا خلال کریں (بخاری ۔مسلم ۔مشکوٰۃ) پھر دایاں ہاتھ کہنیوں سمیت ۳ بار اور پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت ۳ بار اچھی طرح دھوئیں (بخاری ۔مسلم ۔ ترمذی) پھر نیا پانی لے کر سر کا مسح اس طرح کریں کہ پانی سے دونوں ہاتھ بھگو کر دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر پیشانی کے بالوں سے شروع کر کے گدّی تک لے جائیں اور پھر گدی سے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے مسح شروع کیا تھا (بخاری ۔مسلم) اسی طرح عمامہ پر مسح جائز ہے (مشکوٰۃ) زاں بعد کانوں کا مسح کریں وہ اس طرح کہ اس کے لئے بھی نیا پانی لے لیں ۔ کانوں کے سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈالیں اور انگوٹھوں سے کانوں کی پُشت پر مسح کریں ۔ انگوٹھوں کو کان کے نیچے کی طرف سے اُوپر لے جائیں (بخاری ۔مشکوٰۃ) پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں (ترمذی) گردن کا مسح کسی حدیث سے ثابت نہیں ۔

آخر میں اپنا داہنا پاؤں ٹخنوں سمیت ۳ بار دھوئیں ۔ پھر بایاں پاؤں بھی ٹخنوں سمیت ۳ بار دھوئیں (بخاری ۔ ترمذی ۔ ابن ماجہ) پھر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے پاؤں کا خلال کریں ۔ (ترمذی ۔ ابوداؤد ۔ ابن ماجہ)

تتمہ مسائل وضو

یاد رہے کہ وضو کے اعضا کو تین تین بار دھونا سنّت ہے ۔ ایسے ہی دو دو بار اور ایک ایک بار دھونا بھی حدیث صحیح سے ثابت ہے ۔ البتہ تین بار دھونا افضل ہے ۔

لیکن ۳ بار سے زیادہ دھونا منع ہے ۔ ایک اعرابی کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار وضو کی تعلیم کے بعد فرمایا : فَمَنْ زَادَ عَلٰی ھٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَ ظَلَمَ (نسائی ۔ ابن ماجہ) یعنی جو تین بار سے

زیادہ دھوئے اس نے بُرا کیا۔ (سنت سے) تجاوز کیا اور ظلم کیا"۔ لہٰذا جو لوگ اعضاء کو ۳ بار سے زیادہ دھو لینے کو زیادہ پاکی خیال کرتے ہیں یا زیادہ ثواب کی بات سمجھتے ہیں وہ سخت غلطی پر ہیں۔ بجائے ثواب کے وہ گناہ گار ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسا کرنے میں نبی عربی فداہ امی وابی کی صریح مخالفت ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

سُنو! جو کچھ رسول اللہ تم کو دیویں اس کو لے لیا کرو اور جس سے روکیں اس سے رُک جایا کرو۔ (الحشر)

ایک مقام پر قرآن کہتا ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ۔ (الحجرات)

اے ایمان والو! سُنو! اللہ اور اس کے رسول صلعم سے آگے نہ بڑھا کرو (مطلب یہ کہ شرعی امور میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کے بغیر کوئی کام نہ کیا کرو ورنہ تم بدعتی بن جاؤ گے) اور اللہ ہی سے ڈرتے رہو۔ اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

شیخ سعدیؒ نے کیا خوب کہا ہے ؎

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید — کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

دریں بحر جز مرد داعی نہ رفت — گم آں شد کہ دنبال راعی نرفت

میندار سعدی کہ راہ صفا — تواں رفت جز بر پئے مصطفےٰ

جس طرح کلی اور (استنشاق) یعنے ناک میں پانی دینے کے لئے علیحدہ علیحدہ پانی کے چلو لینا درست ہے جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اسی طرح ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کرتا اور آدھا پانی ناک میں دینا صحیح احادیث سے ثابت بلکہ یہی اولیٰ ہے۔ چناں متفق علیہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ ثُمَّ اَدْخَلَ صلی اللہ علیہ وسلم یَدَهٗ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا۔

پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور تین بار یہی کیا"۔

وضو ترتیب کے ساتھ کرنا چاہیے اور درمیان میں توقف کرنا خوب نہیں (بلوغ المرام)

وضو میں اگر ناخن برابر بھی کوئی عضو خشک رہ جائے تو از سرِ نو وضو واجب ہو گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اور اس کے پاؤں میں ناخن کے برابر پانی نہ پہنچا تھا تو فرمایا۔ اِرْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَكَ پھر جا اور اچھی کر وضو اپنا ——— (ابوداؤد۔ نسائی)

ایک موقع پر سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں پانی نہیں پہنچا تھا تو آپ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔

وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ (مسلم)

خرابی ہے واسطے (خشک) ایڑیوں کے آگ سے خبردار وضو پورا کیا کرو۔

ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا جائز ہے (ابوداؤد۔ نسائی)

وضو کے لئے پانی کی مقدار سے متعلق ایک روایت میں بِثُلُثَیْ مُدٍّ دو تہائی مد کا لفظ آیا ہے اسے امام احمد نے نکالا ہے اور ابن خزیمہ نے صحیح کی ہے اور اور دوسری روایت یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مدّ پانی سے وضو فرماتے تھے۔ مدّ ایک سیر یا اس سے کچھ کم ہوتا ہے ——— اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مسنون طریقہ سے اعضا دھونے میں مناسب مقدار میں پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ پانی کے استعمال میں بھی اسراف نہ ہونا چاہیئے۔ اگرچہ آدمی بہتی نہر پر ہی کیوں نہ ہو۔ (احمد ابن ماجہ)

وَلَوْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ۔

وضو کے اعضا کو رومال یا تولیہ سے پونچھنا اگرچہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں لیکن منع کی کوئی روایت بھی نہیں اور پونچھنے میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے

اگر برتن میں وضو کا کچھ پانی بچ رہے تو گھونٹ دو گھونٹ ایستادہ پی لینا سنّت ہے ( )

ہاتھ میں انگوٹھی ہو تو وضو کے وقت اس کو ہلانا چاہیئے تاکہ پانی پہنچ جائے (دار قطنی مشکواۃ)۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد پڑھیں۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ ۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامل وضو کے بعد جو شخص اس کلمۂ شہادت کو پڑھے تو اس کے لئے جنّت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے :۔ فتحت لہ ابواب الجنۃ الثمانیۃ یدخل من ایّھا شاء۔

جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں پس جس دروازہ سے چاہے جنّت میں داخل ہووے ــــــــ

امام ترمذی رحمتہ اللہ علیہ نے اس کلمہ کے ساتھ یہ دعا روایت کی ہے

اللّٰھم اجعلنی من التوّابین واجعلنی من المتطھّرین

اے اللہ مجھے بہت بہت توبہ کرنے والوں اور پاک ہونے والوں میں بنا لیجئے۔ ــــــــ یہ دعا بھی منقول ہے۔

اللّٰھم اغفرلی ذنبی ووسّع لی فی داری وبارک لی فی رزقی۔

یا اللہ میرے گناہ معاف فرما میرے گھر میں وسعت عطا کر اور میری روزی میں برکت دے۔

انتباہ : وضو کے شروع میں بسم اللہ اور وضو کے بعد کلمۂ شہادت اور اللھم اجعلنی من التوابین اور اللھم اغفرلی ذنبی کی دعائیں جو کہ اوپر مذکور ہوئیں پڑھ لینی چاہیں ــــــــ ان کے علاوہ ہر ہر عضو

کو دھوتے وقت جو دعائیں پڑھی جاتی ہیں سنّت سے ثابت نہیں۔ اس لئے وہ بدعت میں شمار ہیں۔

تیمّم کا بیان

تیمم کے معنی لغت میں قصد کرنے کے ہیں لیکن اصطلاح شرع میں اس کا مطلب یہ ہے کہ جب وضو یا غسل کے لئے پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے ہاتھوں کو مل لے اور اپنے ہاتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لے۔ بس وضو ہو گیا غسل ہو گیا۔ تیمم کا حکم قرآن مجید کی اس آیت سے ثابت ہے

فَلَم تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُم وَاَيْدِيكُم مِنْهُ ۔ (اگر) پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ (کہ) مٹی اپنے چہروں اور ہاتھوں پر مل لیا کرو۔ (سورہ مائدہ)

بیمار ہو مسافر ہو یا پاخانہ سے پھر کر آیا ہو یا اپنی بیوی سے جماع کیا ہو اور پھر پانی نہ ملے تو آیت کریمہ کے مندرجہ صدر ٹکڑے میں بتایا جا رہا ہے کہ "بس پاک مٹی سے تیمم کر لیا کرو (جس کا طریق یہ ہے کہ) مٹی اپنے مونھوں اور ہاتھوں پر مل لیا کرو"۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کا طریقہ اور اس کے دوسرے مسائل واحکام تفصیل سے بیان فرمائے جو یہ ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین کی مٹی ہمارے لئے پاک کرنے والی بنائی گئی۔ جب پانی نہ ملے

وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ۔ (بلوغ المرام)

تیمم کا طریقہ اس طرح ہے کہ پہلے دل میں نیت کریں جس طرح کہ وضو میں نیت کرنی ہے۔ پھر بسم اللہ کہہ کے دونوں ہاتھ ایک دفعہ پاک مٹی پر ماریں۔ پھر پھونک سے مٹی اڑا دیں۔ پھر دونوں ہاتھوں کو منہ پر پھیر کر دونوں کف دست کو پہنچوں تک ملیں۔ بس تیمم ہو گیا۔ وضو اور غسل کے لئے تیمم کا ایک

Scanned with OKEN Scanner

ہی طریقہ ہے۔ تیمم کے لئے ایک ہی بار مٹی پر ہاتھ مارنا متفق علیہ (بخاری مسلم) کی روایت سے ثابت ہے اور جن روایات میں دو ضرب (ایک بار منہ کے لئے اور ایک بار ہاتھوں کے لئے) مارنے ہیں صحیح روایات سے ثابت نہیں ـــــ علامہ ابن حجر نے فتح الباری میں ان روایات کی تضعیف کی ہے۔ مسلمان مرد ہو کہ عورت تیمم سے ایسا ہی پاک ہو جاتا ہے جیسے کہ پانی سے وضو یا غسل کے بعد ـــــ اب متیمم نماز پڑھ سکتا ہے نماز پڑھا سکتا ہے۔ اس کے بعد کسی قسم کا وسوسہ اور اندیشہ شیطانی وسوسہ ہے جیسا کہ بعض خشک زاہدوں یا احکام شریعت سے بے خبر جاہلوں کو اس بارہ میں شیطان نے دھوکہ میں ڈال دیا ہے۔ کہ تیمم سے ان کا دل مطمئن نہیں ہو جاتا ایسے لوگ اللہ اور اس کے رسول برحق علیہ الصلوۃ والسلام کے احکام اور ان کی طرف سے عطا کی ہوئی سہولت اور آسانی کو رد کرتے ہیں یاد رکھیئے کہ اللہ و رسول علیہ السلام کے فرمان سے باہر جو بات ہے مردود ہے خواہ بظاہر کتنی اچھی لگ رہی ہو۔ ؎

العلم ما كان فيه قال حدثنا
وما سوى ذاك وسواس الشياطين

یہ ایسا ہی معاملہ ہے جیسے کہ کچھ لوگ مسنون اور ادو وظایف سے مطمئن نہیں ہوتے اور ان کی جگہ اپنے اور ادو وظایف کو ترجیح دیتے ہیں مثلاً فرض نمازوں کے بعد۔ اللہ اکبر کہنا۔ استغفر اللہ کا ۳ بار پڑھنا۔ مرشد اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے لیکن یہ لوگ کہیں کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ کہیں تسبیح ذی النون یعنی لا الٰہ الا انت سبحانک یا الحمد للہ وغیرہ وغیرہ کلمات۔ سو واضح رہے کہ یہ کلمات یقیناً سچے اور صحیح کلمات ہیں لیکن چونکہ حضرت مرشد کامل صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے موقع پر اول الذکر کلمات کو پڑھا کرتے تھے اس لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی تعلیم پر عمل کرنا اعلیٰ و افضل

ہے۔کیا یہ صحیح نہیں کہ ایک ڈاکٹر ہی جانتا ہے کہ مریض کو کون سی دوائی دی جائے گی اور یہ بھی کہ دوائی کے اوقات استعمال کیا ہیں؟ کتنی بار دوائی پی جائے گی اور کتنی مقدار میں پی جائے گی یا کھائی جائے گی ــــــ اگر مریض نے ڈاکٹر کی تجویز کردہ دوائی خرید لائی پھر ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق دوائی کو استعمال کیا تو مریض کے صحّت یاب ہونے کا یقین کیا جا سکتا ہے اگر مریض نے ڈاکٹر کی ہدایات پر عمل نہیں کیا یا چند ہدایات کو تو لے لیا اور چند میں اپنا عمل دخل بھی جاری رکھا تو مریض کے اچھا ہونے کی کیسے توقع رکھی جا سکتی ہے بالکل یہی صورت روحانی تربیت یا روحانی بیماریوں کی سمجھ لیجئے۔پیغمبرؑ ہی اللہ کے عطا کردہ علم و فہم کے مطابق روحانی تربیت اور روحانی امراض و اسقام کے طبیب و معالج ہوا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمارے مرشد و رہبر محمّد صلّی اللہ علیہ وسلم نے جو عبادت جس طرح سکھائی جس ورد و وظیفہ کا جو مقام و موقع بتایا۔ اُس کو وہیں رکھنا چاہیئے۔کسی اُمتی کو تغیر و تبدل کا کیا حق ہے۔حضور انور علیہ السلام کے اوراد و اذکار دُعا و ادعیہ کو ان کی فرمودہ تعلیم کے مطابق پڑھا جائے تو بارگاہِ ایزدی میں ان کا شرفِ قبولیت حاصل کرنا ایک یقینی امر ہے ــــــ

تیمم کے لئے پانی نہ ملنے کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی سفر میں ہو، یا یہ معلوم نہ ہو سکے کہ پانی کہاں پر ہے؟ یا پانی کے مقام تک پہنچنے میں نماز کے فوت ہو جانے کا خوف ہو

کسی درندے یا دشمن کا خوف ہو یا اور کسی وجہ سے جان کو زک پہنچنے کا اندیشہ ہو یا مریض کو مرض کی زیادتی کا خوف ہو۔ یاد رہے کہ معمولی زخم یا خراش یا پھنسی کے لئے مرض کا بہانہ بنا کر کاہلی اور سہل انگاری دُرست نہیں ــــــ ہاں زخم یا پھوڑے پھنسی پر پٹی باندھ کر اس پر مسح کرے اور باقی اعضا کو دھو ڈالے۔ تو ایسی صورتوں میں آدمی بلا تردد تیمم کر سکتا ہے ــــــ اسی طرح

جس پانی کے گندہ ہونے کا یقین ہو یعنی نجاست یا کسی دوسری چیز سے پانی کا مزہ، رنگ یا بو بدل گئی ہو تب بھی تیمم سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ ایک تیمم سے کئی نمازیں پڑھنی جائز ہیں جبکہ بیچ میں حدث واقع نہ ہو اور ہر نماز کے وقت نیا تیمم کرلے تو یہ بھی صحیح ہے ـــــــ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان ہی سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے ـــــــ تیمم سے نماز پڑھ چکنے کے بعد پانی مل جائے تو نماز کو دھرانے کی ضرورت نہیں۔ خواہ ابھی نماز کا وقت باقی بھی ہو ـــــــ لیکن اگر وضو کرکے نماز دھرالے گا۔ تو دوگنا ثواب پائے گا ـــــــ

چناں چہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر کو نکلے۔ نماز کا وقت آیا پانی ان کے پاس نہ تھا پس انہوں نے پاک مٹی سے تیمم کرلیا اور نماز پڑھ لی۔ پھر پانی مل گیا اور نماز کا وقت ابھی باقی تھا تو ایک نے وضو کرکے نماز دوبارہ پڑھ لی لیکن دوسرے نے اعادہ نماز کا نہ کیا۔ پھر دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں آئے اور واقعہ بیان کیا۔ فَقَالَ لِلَّذِی لَمْ یُعِدْ اَصَبْتَ السُّنَّۃَ۔

پس جس نے دوبارہ نماز نہ پڑھی اس کو فرمایا کہ تو نے میری سنت کو پا لیا اور کافی ہے تجھ کو تیری نماز ـــــــ وَقَالَ لِلْاٰخَرِ لَکَ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ دوسرے شخص سے فرمایا کہ تیرے لئے دہرا اجر ہے (ابوداؤد نسائی)

وضو توڑنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے۔ یہ ہیں:

بول و براز کا سبیلین سے اخراج ہو جائے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اس بارہ میں قرآن مجید کے الفاظ بھی واضح ہیں اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ ـــــــ یا کوئی تم میں جائے ضرور سے پھر کر آئے۔

پیشاب۔ پاخانہ کے علاوہ ریح بھی ناقض وضو ہے۔ حدیث میں ہے۔

اذا فسا احدکم فلیتوضاء۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

یعنی جس وقت ہوا مارے کوئی تم میں سے تو اسے چاہیے کہ وضو کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ جسے نماز میں شبہ ہو جائے کہ آیا میری ریح نکلی یا نہیں تو اسے جب تک آواز نہ سنائی دے یا بدبو نہ آئے۔ تب تک وضو کرنا ضروری نہیں (مشکوٰۃ۔ مسلم)

اس روایت سے مقصد یہ ہے کہ شک و شبہ کی بناء پر یہ تصوّر کرنا کہ ریح نکل گئی ہے اس لئے وضو کر لینا چاہیئے۔ تو یہ غلط ہے۔ پیٹ کے اندر بھی کسی قسم کی آواز ہو جب بھی وضو کی ضرورت نہیں جب تک کہ پاخانہ کے راستے سے کوئی چیز خارج ہونے کا یقین نہ ہو جائے۔

- قے آنے سے اور نکسیر پھوٹنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (مسلم)
- لیٹ کر سو جانے یا کسی چیز کا سہارا لے کر سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ کسی قسم کی ٹیک نہ ہو اور نیند آ جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا (ترمذی)
- ذکر اور فرج کو ہاتھ لگ جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ جب کہ ان پر کوئی کپڑا نہ ہو۔ اگر کپڑے کے اوپر سے یعنی پاجامہ یا تہبند کے اوپر سے ہاتھ لگ جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا (احمد)۔
- منی اور مذی نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
- فرج کا لفظ مرد اور عورت کے قبل اور دبر دونوں کو شامل ہے اور ان دونوں جگہوں میں سے کسی جگہ کو مرد یا عورت کا ہاتھ کسی کپڑے کے حائل ہوئے بغیر لگ جائے تو وضو ٹوٹتا ہے۔
- منی نکلنے سے غسل بھی لازم آتا ہے
- استنجا اور وضو دو الگ الگ چیزیں ہیں (الف) بول و براز کی جگہوں کو پاک و صاف کرنا استنجا کہلاتا ہے اور ہاتھ دھونے سے لیکر پاؤں دھونے تک اعضا کو دھو لینا وضو کہلاتا ہے (ب) صرف پیشاب کرنے کی صورت میں پاخانہ کی جگہ دھونے کی ضرورت نہیں نہ ریح نکلنے سے پاخانہ کی جگہ دھونے کی ضرورت ہے خون نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اس سلسلے میں جتنی روایتیں ہیں سب ضعیف ہیں۔

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

کی جانب سے شائع ہوکر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباع رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ اسلامی پردہ
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ حدیثِ قبور
۱۱۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۲۔ فریضۂ زکوٰۃ اور اسلام
۱۳۔ ہمارا امام
۱۴۔ اصلی اہلِ سنت کون؟
۱۵۔ اصلاح عقیدہ
۱۶۔ ثعبان محمدی
۱۷۔ تحفۂ محمدی
۱۸۔ برأتِ محمدی
۱۹۔ تعویذِ محمدی
۲۰۔ رسوم اسلامیہ
۲۱۔ وہم ورسم اور شریعت
۲۲۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۳۔ بدعت اور سنت میں فرق
۲۴۔ مروجہ بدعات ورسوم کی حقیقت
۲۵۔ غور طلب سوالات
۲۶۔ اختلاف سنّت کے اسباب اوران کا صحیح حل
۲۷۔ فضائل عشرۂ ذی الحجہ اور مسائل قربانی
۲۸۔ اسلام کی بنیاد
۲۹۔ رمضان المبارک کے فضائل واحکام
۳۰۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۳۱۔ محفلِ میلاد
۳۲۔ مسلمان اور قبر پرستی
۳۳۔ مساجد میں شور وغل
۳۴۔ شرعی طلاق
۳۵۔ استنجا اور وضو کے احکام ومسائل
۳۶۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۷۔ فلسفہ قربانی با اصول قرآنی
۳۸۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۹۔ اللہ تعالیٰ کا وجودِ ذی جود
۴۰۔ خمینی اور تشیع
۴۱۔ احسن الجزار فی تحقیق مسائل العزار
۴۲۔ حکم النبی بکفر من لایصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۴۳۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۴۴۔ قرآن خوانی اور ایصال ثواب
۴۵۔ ماہ ربیع الاوّل اور حبّ رسولؐ کے مظاہر
۴۶۔ اہلِ تصوف کی کارستانیاں

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر-۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

Scanned with OKEN Scanner

اپیل

دینی تعلیمی اداروں کی بقا اہلِ خیر اور ہمدردوں کے تعاون پر منحصر ہے خصوصاً ایسے ملک اور معاشرہ میں جہاں اسلامی ادارے کسی سرکاری سرپرستی اور مراعات سے محروم ہوں، صرف یہی تعاون ان کی شہ رگِ حیات کو تازہ رکھتا ہے، ملت کے لئے ان اداروں کی سرپرستی اور مالی تعاون ایک روایت نہیں بلکہ اہم ترین ملی و دینی فریضہ ہے۔ جس سے انحراف خودکشی کے مترادف ہوگا۔

ہماری سینکڑوں سالہ ملی وجماعتی تاریخ شاہد ہے کہ یہ ادارے اصحابِ خیر کے تعاون سے ہی دینی تعلیم و تبلیغ کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔ یہ پاکیزہ روایت آج بھی قائم ہے اور انشاءاللہ ملت وجماعت میں ایثار و تعاون کا یہ جذبہ اخیر تک برقرار رہے گا۔ سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر بھی وقت کا وہ اہم ترین قدم ہے جو دینِ خالص کی بقا اور قرآن و سنت کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اٹھایا گیا ہے۔ یہ قدم آگے ہی بڑھتا رہے اور اس مقدس شمع کی روشنی دور و نزدیک پھیلتی رہے اس کے لئے آپ کو بھی ایثار و تعاون کا قدم بڑھانا ہے۔ آپ کے ہم قدم ہونے پر ہی یہ کارواں منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہے۔ والسلام

(سکریٹری ٹرسٹ)